ماہِ رمضان بخشش کا ذریعہ

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ

بیت العلوم

۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۲۴۸۳

موضوع: ماہِ رمضان بخشش کا ذریعہ
خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
ضبط و ترتیب مولانا اعجاز احمد صمدانی (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)
مقام: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی
تاریخ: ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ
باہتمام: محمد ناظم اشرف
ناشر بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور
فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿ ملنے کے پتے ﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی
دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی
ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

ماہِ رمضان بخشش کا ذریعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ماہِ رمضان بخشش کا ذریعہ﴾

خطبہ مسنونہ:

الحمد للّٰه نحمدهٗ و نستعينهٗ و نستغفرهٗ و نؤمِنُ بهٖ ونتوكل عليه ونعوذ باللّٰهِ مِن شرورِ أنفسنا ومِن سيئاتِ أعمالنا مَن يهدِهِ اللّٰه فلا مُضِلَّ لهٗ وَمَنْ يُضللهُ فلا هَادِىَ لهٗ ونشهد أن لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وحدهٗ لاشريك لهٗ و نشهد أنّ سيدنا و سَنَدنا و مولانَا محمداً عبدهٗ ورسولهٗ صلى اللّٰه تعالٰى عليه و علٰى آلهٖ و صحبهٖ اجمعين و سلّم تسليماً كثيراً.

اما بعد!

﴿فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ. ﴾

(سورۃ الزلزال)

بزرگانِ محترم، برادرانِ عزیز، محترم خواتین اور میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو!

قبولیتِ دعا کے خاص اوقات:

اللہ رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں تراویح میں ختم قرآن کی توفیق بخشی ہے۔ ختم قرآن کا موقع قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے بلکہ رمضان المبارک کی ہر رات دعاؤں کی قبولیت کے لیے خاص ہے۔ رمضان کی ہر رات میں مغرب سے لے کر سحری کا وقت ختم ہونے تک اللہ رب العالمین کا ایک منادی پکار پکار کر اعلان کرتا ہے۔

”ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اُسے معاف کر دوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اُسے رزق عطا کر دوں، ہے کوئی مصیبت اور پریشانیوں میں گرفتار عافیت مانگنے والا کہ میں اُسے عافیت عطا کر دوں۔“

(کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۷۰۵)

یہ ندا اس ذات کی طرف سے ہوتی ہے جو مالک الملک ہے۔ کائنات کا خالق ہے۔ جس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔

آج کی رات بہت اہم ہے:

ہر رات یہ اعلان ہوتا ہے۔ پھر عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر رکھی۔ اس عشرہ کی ہر طاق رات میں یہ امکان ہوتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ آج لیلۃ القدر ہو۔ آج کی رات بھی طاق رات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ختم قرآن کی توفیق بخشی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ لیلۃ القدر ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کی بھی آخری رات ہو کہ کل شام کو عید کا چاند نظر آجائے[1]۔

کچھ معلوم نہیں کہ اگلا رمضان ہم میں سے کس کے مقدر میں ہے اور کس کے مقدر میں نہیں۔ پچھلے رمضان میں ہمارے کتنے ساتھی، رشتہ دار، دوست، عزیز احباب روزوں اور تراویح میں ہمارے ساتھ تھے لیکن آج وہ ہم سے رخصت ہوکر اپنی منزل پہنچ چکے ہیں۔ کچھ معلوم نہیں کہ اگلے سال ہم میں سے کون وہاں جاچکا ہوگا۔ اس لیے آج کی یہ رات ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ اللہ رب العزت سے خوب مانگنے اور ان کے آگے گڑگڑانے کی رات ہے۔

---

[1] حضرت مدظلہم نے یہ بیان ۲۹ رمضان المبارک کو فرمایا تھا۔

رجب کا چاند دیکھنے پر دعا:

رسول اللہ ﷺ رجب کا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے تھے:

﴿اللّٰھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلّغنا الٰی رمضان﴾۔ (مشکوٰۃ)

''اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرمائیے اور ہمیں رمضان تک پہنچا دیجئے۔''

''رمضان تک پہنچا دیجئے'' کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں رمضان المبارک تک زندہ رکھیئے۔

یہ دعا مانگتے تھے سید الأولین والآخرین جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولیں گے۔ جن کو خبر دے دی گئی کہ آپ کی شفاعت کے بغیر کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔ شافع محشر اور صاحب مقام محمود۔ وہ بھی اپنے آپ کو رمضان کی لیل و نہار کا محتاج سمجھتے تھے اور یہ دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ! جب آپ نے ہمیں رجب تک پہنچا دیا تو ہماری دعا یہ ہے کہ ہمیں رمضان تک بھی پہنچا دیجئے۔ تو کچھ بات ہوئی رمضان میں!

رمضان المبارک ...... بخشش کا بہانہ:

آیاتِ قرآنیہ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں غور کرنے

سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی بخشش کے لیے بہانہ بنایا گیا ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کر دیا تھا کہ:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (سورۃ الضحیٰ)

''ضرور دے گا آپ کو آپ کا رب کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔''

اور سرورِ کونین صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سراپا رحمت بن کر تشریف لائے۔ اور آپ اپنی امت کے لیے ایسی رحمت تھے کہ راتوں کو جاگ کر رو رو کر اور بلک بلک کر امت کے لیے اللہ رب العالمین سے دعائیں مانگتے تھے۔ تو کیا آپ اس حال میں راضی ہو جائیں گے جبکہ آپ کا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا، بلکہ جب تک آخری امتی کو بھی جہنم سے نہیں نکلوالیں گے، اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے۔

چونکہ اللہ رب العالمین کو اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنا ہے اور آپ اس وقت راضی ہوں گے جب آپ کی ساری امت جنت میں چلی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کو اللہ رب العزت نے مغفرت اور بخشش کا بہانہ بنایا ہے۔ اس میں بخشش کے کیسے کیسے وعدے کیے گئے! فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھ لیے، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف، جس نے رمضان کی تراویح پوری پڑھ لیں، اس کے پچھے سارے گناہ

معاف۔[۱] جس نے لیلۃ القدر میں عبادت کر لی، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف۔ اور اس ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ہے۔ ایک ہزار مہینوں کے تقریباً تراسی سال بنتے ہیں اور آج کل کے لوگوں کی عمریں شاذ و نادر ہی ۸۳ سال ہوتی ہیں۔ عام طور پر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان رخصت ہو جاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس شخص کو لیلۃ القدر میں عبادت کرنے کا موقع مل جائے تو گویا اس نے پوری عمر بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کر لی یہ سب انعامات دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اللہ کی طرف سے بخشش کا بہانہ ہی ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک میں اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے اعمال پر بڑے بڑے فضائل رکھے گئے۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت:

سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنے کسی مسلمان بھائی کا روزہ افطار کروا دے تو اس کے سارے گناہ معاف۔ اور پھر یہ بھی کہ افطار

---

[۱] پوری حدیث کے الفاظ یہ ہیں: عن أبی هريره قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ايماناً و احتساباً غُفر لهٗ ماتقدم من ذنبه و من قام رمضان ايماناً و احتساباً غفر لهٗ ما تقدم من ذنبه و من قام ليلة القدر ايماناً و احتساباً غفر لهٗ ماتقدم من ذنبه (متفق علیہ) یہاں پر "رمضان میں کھڑا ہونے" سے مراد یہ ہے کہ رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھے (کذا فی مظاہر حق ۲/۲۹۵)

کرنے والے کو تو اس کے روزے کا ثواب ملے گا ہی، افطار کرانے والے کو بھی ایک روزے کا ثواب دیا جائے گا۔ اور رمضان المبارک میں ایک روزے کا ثواب ستر روزوں کے برابر ہوتا ہے۔ ایک روپے کے صدقے کا ثواب ستر روپے کے صدقے کے برابر ہوتا ہے۔ فجر کی ایک نماز پڑھی تو فجر کی ستر نمازیں پڑھنے کا ثواب۔ غرض یہ کہ ہر عمل کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

روزہ افطار کرانے کی اتنی بڑی فضیلت سن کر صحابہ کرامؓ نے یہ سمجھا کہ شاید اتنا بڑا ثواب اس صورت میں ملے گا جب پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے۔ اس لیے انہوں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کے اندر تو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ دوسرے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو یہ ثواب اس شخص کو بھی دیتے ہیں جو ایک کھجور سے کسی کا روزہ افطار کرا دے اور اس کو بھی دیتے ہیں جو پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرا دے۔

عشرۂ اخیرہ کے اعتکاف کی فضیلت:

ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جس نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کر لیا، اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔ سال بھر میں آدمی صرف ایک ہی حج کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں اور

یہاں دس دن میں دو حجوں کا ثواب مل جاتا ہے اور مزید دو عمرے بھی ساتھ ہیں۔ یہ سب کچھ مغفرت کا بہانہ نہیں تو اور کیا ہے؟

لیلۃ القدر کیوں دی گئی؟

لیلۃ القدر بھی اسی طرح کا ایک بہانہ ہے۔ صحابہ کرامؓ کے سامنے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ذکر فرمایا کہ وہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو عبادت کرتا تھا۔ اسی حال میں اُس نے ایک ہزار مہینے گزارے۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ کے دل میں حسرت ہوئی کہ پچھلی امتوں کے لوگ تو آگے نکل گئے، ہم اگر پوری عمر بھی عبادت میں لگا دیں تو ان کے برابر نہیں پہنچ سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تاجدار دو عالم سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے ''سورۃ القدر'' نازل فرما دی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں اپنی امت کے بارے میں کوئی حسرت نہ رہے اور امت کا دل بھی یہ سن کر خوش ہو کہ لیلۃ القدر تو ایک ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔

اس لیے اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے ہمیں رمضان المبارک عطا فرمایا، روزے رکھنے کی توفیق دی اور تراویح کے اندر قرآن مجید پڑھنے اور سننے کی توفیق عطا فرمائی۔

قرآن مجید کی ایک غیر معمولی فضیلت:

قرآن مجید کا حال یہ ہے کہ یہ ایسی عظیم نعمت ہے کہ شریعت کا عام

قانون تو یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیکی کرے گا، اس کا ثواب دس گنا لکھا جاتا ہے مثلاً ایک روپیہ صدقہ کیا تو لکھے جائیں گے دس روپے، ایک ہزار صدقہ کیا تو لکھے جائیں گے دس ہزار، دو رکعتیں پڑھیں تو لکھی جائیں گی بیس رکعتیں۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿مَن جَاءَ بِالْحَسنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾

(اعراف: ۱۶۰)

''جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لے کر آئے گا، اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی۔''

ظاہر ہے کہ یہ قانون اس صورت میں ہے کہ جب کوئی ایک نیکی پوری ہو جائے مثلاً دو رکعتیں پوری ہو گئیں تو پھر وہ بیس رکعت کے برابر ہوں گی، اگر درمیان میں سے نماز توڑ دی تو ظاہر ہے کہ اس پر یہ ثواب نہیں ملے گا۔ لیکن قرآن مجید کے معاملے میں حیرت ناک آسانی فرما دی۔ وہ یہ کہ قانون کا تقاضا تو یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں عمل اس وقت پورا ہوگا، جب آیت پوری ہو گی یا کم از کم ایک لفظ پورا ہو جائے گا مثلاً کوئی شخص کہتا ہے ''قل یاایھا الکافرون'' تو یہ عمل اس وقت مکمل ہوتا جب پوری آیت پڑھ لیتا یا کم از کم ''قل'' کہنے پر عمل مکمل ہوتا۔ لیکن فرمایا گیا کہ نہیں، قرآن مجید اس قانون میں اور زیادہ آگے ہے، وہ یہ کہ ابھی عمل پورا نہیں ہوا، قل کا صرف ''ق'' پڑھا تو بھی دس نیکیاں ہو گئیں۔ اس کے بعد جب ''لام'' پڑھا تو دس نیکیاں اور مل گئیں چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے فرمایا کہ:

﴿لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ، لٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ.﴾ (مشکوٰۃ)

''میں یہ نہیں کہتا کہ پورا ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف ہے اور میم تیسرا حرف ہے۔''

ایک حرف کے بدلے سو نیکیاں..........!

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک حرف پر دس نیکیاں تو اس صورت میں ملتی ہیں کہ جب آدمی قرآن شریف بغیر وضو کے پڑھے۔ (بغیر وضو قرآن مجید کو چھونا تو جائز نہیں لیکن پڑھنا جائز ہے) لیکن اگر وضو کی حالت میں قرآن مجید پڑھے گا تو ایک حرف پر پچیس نیکیاں اور اگر نفل نماز میں بیٹھ کر پڑھے گا تو ایک حرف پر پچاس نیکیاں اور اگر کھڑے ہو کر پڑھے گا تو سو نیکیاں۔ جب نفلوں کا یہ حال ہے تو فرض نمازوں کا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

کیسا بدبخت ہے وہ انسان جس کی رمضان المبارک میں بھی بخشش نہ ہوئی!

ان تمام انعامات اور خوشخبریوں کے ساتھ ساتھ ایک چیز ایسی ہے جو بہت فکر میں ڈالنے والی ہے۔ دانشمندی اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر بھی نظر کی جائے۔ وہ یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَتٰی عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَهٗ.﴾

(ترمذی رقم الحدیث ۳۵۴۵، مسند احمد بن حنبل: ۲/۲۵۴)

”ذلیل و رسوا ہو جائے وہ شخص جس پر رمضان آیا اور چلا گیا اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی۔“

اس حدیث میں اس ذات نے بددعا فرمائی ہے جس نے دشمنوں کی گالیاں سن کر بھی کبھی انہیں بددعا نہیں دی تھی، خود رحمت عالم نے جس شخص کے لیے بددعا فرمائی، اندازہ کیجیے وہ کیسا بدبخت انسان ہوگا۔

اس کا جرم یہ ہے کہ اس پر پورا رمضان المبارک گزر گیا لیکن اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی۔ اس کے لیے اتنی سخت وعید کیوں؟ اس لیے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت کے اتنے راستے کھول رکھے تھے کہ اگر وہ ذرا سی کوشش اور ہمت کر لیتا تو اس کی مغفرت ہو جاتی لیکن یہ اس کی بدبختی کہ رمضان کے دن اور رات گزر گئے لیکن اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا، جس سے اس کی بخشش ہوتی۔

چار قسم کے آدمی جن کی لیلۃ القدر میں بخشش نہیں ہوتی:

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا گیا کہ لیلۃ القدر میں جبرئیل امین فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ دنیا میں آتے ہیں اور جو شخص بھی عبادت کر رہا ہوتا ہے، کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اس کے لیے دعا فرماتے ہیں۔

جب واپس جانے لگتے ہیں تو ملائکہ جبرئیل امین سے پوچھتے ہیں کہ یہ بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا دیا؟ جبرئیل امین فرماتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ انعام کیا کہ انہیں بخش دیا سوائے چار قسم کے آدمیوں کے۔

گویا یہ چار قسم کے بدبخت آدمی وہ ہیں کہ لیلۃ القدر میں بھی ان کی بخشش نہیں ہوئی۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ ڈر گئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔ دوسرا وہ جو اپنے ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا ہو، (بدسلوکی میں یہ بھی داخل ہے کہ ماں باپ کے سامنے بلند آواز سے بولے)

والدین رمضان المبارک سے بھی بڑا بخشش کا ذریعہ ہیں:

والدین کی نافرمانی کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الگ سے بھی یہ بددعا فرمائی کہ ذلیل و رسوا ہوا وہ شخص جس کو ماں باپ کا بڑھاپا ملا، پھر بھی اس نے بخشش نہ کرائی۔ کیوں؟ اس لیے اللہ تعالیٰ نے والدین کو بخشش کا ایسا ذریعہ بنایا تھا کہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک سے بھی زیادہ بخشش کا ذریعہ ماں باپ ہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ ماں باپ کو ایک مرتبہ محبت کی نظر سے دیکھنے پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔ اعتکاف میں تو دس دن میں بیٹھنے سے دو حج کا ثواب ملتا ہے جبکہ یہاں ایک نظر پر ایک حج کا ثواب مل رہا ہے۔ دن میں سو مرتبہ دیکھے تو سو حج کا

ثواب ملے گا۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے ''ماں باپ تمہارے لیے جنت کا دروازہ ہیں۔'' ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ''ماں باپ تمہارے لیے جنت بھی ہیں، دوزخ بھی ہیں۔'' مراد یہ کہ اگر ان کی خدمت کر کے انہیں بخشش کا ذریعہ بنا لوگے تو جنت مل جائے گی۔ اگر نہیں بناؤ گے تو جہنم ٹھکانہ ہوگا۔

صلہ رحمی نہ کرنے والے کی بھی بخشش نہیں ہوتی:

تیسرا شخص جس کی اس رات میں بخشش نہیں ہوگی وہ یہ کہ جو رشتے داروں کے ساتھ تعلقات کو کاٹتا ہے۔

صلہ رحمی شریعت کا ایسا ہی فریضہ ہے جس طرح نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ۔ صلہ رحمی کیا ہے؟ رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اچھے سلوک میں یہ داخل ہے کہ ان سے ملنے کے لیے جائیں۔ اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ اگر انہیں کوئی پریشانی ہو تو ان کی مدد کریں، بیمار ہوں تو عیادت کرو، ان کی کوئی خوشی ہے تو اس خوشی میں شریک ہو جاؤ۔ انہیں خوش کرنے کے لیے کبھی کبھی کوئی تحفہ دے دو یا کوئی ایسی بات کر دو جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

جس طرح نماز چھوڑنا حرام ہے، اسی طرح رشتے داروں سے تعلق کو توڑنا بھی حرام ہے۔ گناہِ کبیرہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ﴾ (مشکٰوۃ)

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

قطع رحمی کا مرض کینسر کی طرح پھیل چکا ہے:

آج ہمارے معاشرے میں یہ بیماری کینسر کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رہی ہے۔ ''میاں! میں تو اس سے بات بھی نہیں کرتا، فلاں میرا بھانجا ہے، فلاں بھتیجا ہے، فلاں میرا بھائی ہے، فلاں میری بہن ہے لیکن میں اُن کے گھر میں قدم بھی نہیں رکھوں گا۔'' قدم نہیں رکھے گا اور بات نہیں کرے گا تو اپنا ہی بگاڑے گا، کسی دوسرے کا کیا بگاڑے گا۔ جب تک اپنی ''انا'' کو نہیں توڑو گے، جنت کا راستہ نہیں کھلے گا۔ رشتے دار خواہ بدکار ہو، گنہگار ہو، فاسق و فاجر ہو پھر بھی اس کا حق ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ رشتے دار کے ساتھ زیادہ آنا جانا رکھنا بھی مناسب نہیں تاہم اس سے بائیکاٹ کرنا، بالکل بات چیت نہ کرنا، سلام و کلام چھوڑنا اور قدرت کے باوجود تکلیف کے وقت ان کی مدد نہ کرنا یہ سب قطع رحمی ہے جو کہ حرام اور ناجائز ہے۔

میدانِ حساب میں سب تکبر نکل جائے گا:

یہ سب انانیت اور غرور وتکبر اس وقت نکل جائے گا جب آخرت میں میدان حساب میں پہنچیں گے۔ ایک مرتبہ تاجدارِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میدان حساب

میں آپ ہمارا بھی خیال رکھیں گے؟ غور کیجیے کہ پوچھنے والی چہیتی بیوی، صدیق اکبر کی صاحبزادی اور خود صدیقیت کے مرتبے پر فائز اور جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ رحمت عالم۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ آخرت کے میدان حساب میں تین موقع ایسے ہوں گے کہ وہاں کسی کو کسی کی ہوش نہیں ہوگی۔ ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔

ایک وقت وہ جب اعمال کا وزن ہو رہا ہوگا۔ جب تک نیکیوں کا پلڑا نہ جھک جائے۔ اس وقت تک کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا۔ دوسرا وقت وہ جب اعمالنامے اڑکرلوگوں کے پاس آئیں گے تو جب تک اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں نہ مل جائے اس وقت تک کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا، اور تیسرا وقت وہ جب پل صراط سے گزر ہوگا، اس وقت بھی کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا۔

قطع رحمی کی ایک شدید وعید:

پل صراط جہنم پر بچھائی گئی ایسی پل ہے جس کی مسافت پانچ سو برس کے برابر ہے۔ اس پر سے بہت سے لوگ اس طرح گزر جائیں گے جس طرح بجلی کا کرنٹ گزرتا ہے۔ اور بہت سے لوگ اس طرح گزریں گے جس طرح پرندے اڑکر گزرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس طرح گزریں گے جس طرح تیز رفتار سواری گزرتی ہے۔ اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے ان کی رفتاریں ہوں گی۔ فرمایا کہ جہنم میں کلابیب (آنکڑے) ہوں گے جو پل صراط کے اردگرد کھڑے ہوں گے اور جس جس نے رشتے داروں کا حق مارا

ہو گا، وہ انہیں اچک کر جہنم میں ڈال دیں گے۔ یہ کتنے خطرے کی بات ہے۔ رشتے داروں کا کتنا حق ہے۔

مایوسی کی بات نہیں:

الحمدللہ، ہم نے بشارتوں کی بہت سی حدیثیں سنی اور پڑھی ہیں اور بلاشبہ وہ بالکل حق ہیں لیکن یہ حدیثیں بھی ہیں۔ ابھی توبہ کا موقع ہے۔ مایوسی کی بات نہیں اور ابھی رمضان المبارک کے ختم ہونے میں تقریباً چوبیس گھنٹے باقی ہیں، اور توبہ کے لیے ایک منٹ بھی کافی ہوتا ہے۔ ابھی وقت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آج کی رات رمضان المبارک کی آخری رات ہو بلکہ ممکن ہے کہ ہماری زندگی کے رمضان کی بھی آخری رات ہو۔

آسان راستہ:

اگر کسی رشتے دار سے رنجش ہے، آنا جانا بند ہے، قطع تعلق کر رکھا ہے تو اس کے پاس چلے جائیں۔ نہیں جا سکتے تو ٹیلی فون کر لیں یا فیکس کر لیں یا موبائل فون کر لیں وغیرہ۔ اور میں آپ کو اس کام کے کرنے کا آسان راستہ بتاتا ہوں۔ اگر یہ بحث کرنا چاہو کہ غلطی کس کی تھی؟ تو یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہوگا۔ آسان معاملہ یہ ہے کہ آپ یوں کہیں کہ دیکھو بھئی، ہمارے اور تمہارے تعلقات خراب رہے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیثیں معلوم ہوئی ہیں (اور پھر وہ حدیثیں سنا دو جو اوپر بیان ہوئیں) اپنے آپ کو آگ سے بچانے کے لئے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھ سے جو غلطی ہوئی

ہو، وہ معاف کر دو اور اگر تجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ میں نے معاف کر دی۔ میں نے بھی اللہ کے لیے معاف کیا تم بھی اللہ کے لیے معاف کر دو تاکہ میری بھی بخشش ہو جائے اور آپ کی بھی بخشش ہو جائے اور اگر وہ کہے کہ میں معاف نہیں کرتا، تب بھی آپ کہہ دیں کہ میں نے معاف کر دیا۔

معافی مانگنے سے عزت بڑھے گی:

اور یاد رکھیے، معافی مانگنے سے عزت خراب نہیں ہوگی بلکہ عزت بڑھے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ تَواضَعَ لِلّٰهِ رَفعهُ اللّٰه﴾ (مسند احمد بن حنبل: ۳/۷۶)

''جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے عزت دیتا ہے۔''

اس لیے اگر آپ اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنے رشتے داروں سے معافی مانگیں گے تو اس سے انشاء اللہ، آپ کی عزت میں اضافہ ہوگا۔

کچھ نہ کچھ غلطی آپ کی بھی ضرور ہوگی!

اور یاد رکھیے کہ یہ ہرگز نہ سوچیے کہ ساری غلطی تو اس کی ہے، میں کیوں معافی مانگوں؟ کچھ نہ کچھ غلطی آپ کی بھی ضرور ہوگی، تالی ایک ہاتھ سے کبھی نہیں بجتی۔ یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی غلطیاں زیادہ ہوں، تمہاری کم ہوں تو تمہاری ان تھوڑی غلطیوں کی وجہ سے تمہاری گردن پکڑی جاسکتی ہے۔ اس سے تو اپنے آپ کو بچاؤ۔

کینہ رکھنے کی وعید:

چوتھا شخص جس کی لیلۃ القدر میں بخشش نہیں ہوتی، وہ ہے جو کسی سے کینہ رکھتا ہو۔ بعض لوگوں کے دلوں میں کسی کے خلاف کینہ ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ وہ ذلیل و رسوا ہو، اسے جوتے پڑیں تا کہ ہمارا دل خوش ہو جائے۔ ایسے شخص کی بھی لیلۃ القدر میں بخشش نہیں ہوتی۔ جب لیلۃ القدر میں بخشش نہیں ہوتی تو باقی رمضان المبارک میں کیسے ہو گی!

وہ لوگ جنہیں روزے سے بھوکے رہنے کے سوا کچھ نہیں ملتا:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامٍ اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ فِي الْقِيَامِ اِلَّا السَّهْرُ﴾

(ابن ماجہ ونسائی)

''بعض روزے دار ایسے ہیں کہ انہیں روزے سے سوائے بھوک کے کچھ نہیں ملتا اور بعض راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں سوائے جاگنے کے کچھ نہیں ملتا۔''

علماء نے لکھا کہ جنہیں روزے سے بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں لیکن افطار حرام مال سے کرتے ہیں۔ رشوت کا مال ہے، چھینا ہوا مال ہے، ڈاکے کا مال ہے، بھتے کا وصول کیا ہوا ہے، سود کا

پیسہ ہے، سودی کام کی تنخواہ کا پیسہ ہے۔ جو لوگ سود کے معاملات لکھتے ہیں، ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ اٰکِلَ الربٰوا ومُوکِلَه، وکَاتِبَه، وَشَاهِدَیْهِ﴾ (مسلم)

''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے، سود کا معاملہ رکھنے والے پر اور سود کے معاملے پر گواہ بننے والے پر بھی۔''

لہٰذا جو شخص بینکوں کے اندر سودی کام کر رہا ہے، وہ حرام کام کر رہا ہے اور اسے جو تنخواہ مل رہی ہے، وہ بھی حرام مل رہی ہے۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ صاحب! ہم تو محنت کر کے تنخواہ لیتے ہیں، مفت میں تو نہیں لے رہے۔ میں ان کو جواب دیا کرتا ہوں کہ فاحشہ عورت جو پیسے کماتی ہے، وہ بھی تو محنت کر کے کماتی ہے۔

یاد رکھئے کہ ہر محنت کی کمائی حلال نہیں۔ سود کی کمائی ایسی ہی حرام ہے جیسے سور کا گوشت حرام ہے۔

سود کے علاوہ ہمارے ہاں حرام کمائی کے اور بہت سے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ تجارت میں نمبر دو مال چل رہا ہے، ناپ تول میں کمی، دھوکہ بازی، جھوٹ بول کر چیزیں فروخت کرنا، اور کام چوری (تنخواہ پوری لے لینا اور ڈیوٹی پوری نہ دینا) یہ سب حرام ہے۔

اور ایک تفسیر علماء نے یہ کی کہ یہ وہ لوگ ہیں، جو رمضان المبارک

میں روزہ رکھتے ہیں اور غیبت نہیں چھوڑتے۔ تو یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ روزہ بھی رکھا، محنت بھی کی لیکن حصے میں کچھ نہ آیا، راتوں کو جاگے بھی لیکن حصے میں کچھ نہ آیا۔

صدقِ دل سے توبہ کریں:

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں ایسے لوگوں میں نہ کریں۔ توبہ کا موقع ہے خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں۔ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہے تو وہ صدقِ دل سے توبہ کرے، انشاء اللہ نوازا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

وآخر دَعْوٰنَا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

.......❖.......